بوڑھی عورت کے لیے عدت وفات کا حکم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3427

تاریخ اجراء: 01 رجب المرجب 1446ھ / 02 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جب عورت سن ایاس کو پہنچ جائے یعنی ایسی عمر کو پہنچ جائے جس میں اسے ماہواری آنا بند ہو جاتی ہے اور اس عمر میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس پر عدت لازم ہو گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جو عورت عمر کے اس حصے تک پہنچ جائے کہ جس میں عورتوں کو عموماً ماہواری بند ہو جایا کرتی ہے، جسے سن ایاس کہتے ہیں، ایسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اس پر بھی عدت لازم ہوتی ہے کہ عدت کا تعلق ماہواری آنے سے نہیں ہے۔

وفات کی عدت کے متعلق تفصیل:

اگر عورت حاملہ نہ ہو اور اس کا شوہر فوت ہو جائے تو اس پر چار ماہ دس دن کی عدت لازم ہوتی ہے، خواہ عورت بڑی عمر کی ہو یا چھوٹی عمر کی، اور اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک ہوتی ہے، اب بچے کی پیدائش خواہ نو ماہ کے بعد ہو یا اسی مہینے بلکہ اسی دن ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 234)

حاملہ کی عدت کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں۔ (پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت 4)

تبیین الحقائق میں ہے”(وللموت أربعة أشهر وعشر) أي العدة لموت الزوج أربعة أشهر وعشر سواء كانت الزوجة۔۔۔ صغيرة أو كبيرة“ ترجمہ: موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے، یعنی شوہر کی وفات پر عورت کے لئے عدت چار ماہ دس دن ہے، چاہے عورت چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔

اس کے تحت حاشیہ شلبی میں ہے”(قوله أو كبر) بأن بلغت سن الإياس، وانقطع حيضها“ ترجمہ: (مصنف کا قول: بڑی ہو) یعنی سن ایاس کو پہنچ چکی ہو اور حیض آنا بند ہو گیا ہو۔ (تبیین الحقائق، ج3، ص27، مطبوعہ: قاھرہ)

در مختار میں ہے”(و) في حق (الحامل) مطلقا۔۔۔ (وضع) جميع (حملها)“ ترجمہ: حاملہ عورت کی عدت مطلقاً وضعِ حمل ہے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے”(قوله: وضع حملها) أي بلا تقدير بمدة سواء ولدت بعد الطلاق، أو الموت بيوم، أو أقل جوهرة“ ترجمہ: (مصنف کا قول وضعِ حمل ہے) یعنی کوئی مدت مقرر نہیں، چاہے طلاق یا موت کے ایک دن بعد ہی یا اس سے بھی کم میں وضعِ حمل ہو جائے۔ جوہرہ۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج3، ص511، دار الفکر، بیروت)

مختصر القدوری میں ہے”وإذا مات الرجل عن امرأته الحرة فعدتها أربعة أشهر وعشر۔۔۔ وإن كانت حاملا فعدتها أن تضع حملها“ ترجمہ: جب آزاد عورت کا شوہر مر جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور اگر وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضعِ حمل ہے۔ (مختصر القدوری، صفحہ 169، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم